السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں نے ایک دوشیزہ کو نکاح کا پیغام دیا۔ جب میرے سامنے اس کا شجرہ آیا تو معلوم ہوا کہ اس نے میری بہن کا دودھ پیا ہوا ہے، مگر صرف ایک یا دو بار۔ کیا اس صورت میں میرے لیے اس سے نکاح کرنا جائز ہے؟ جبکہ دودھ ایک یا دو بار پیا گیا ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس قدر دودھ پینا اسے آپ کے لیے حرام نہیں بناتا ہے۔ امام احمد اور شافعی رحمہما اللہ کے مذہب کی رُو سے آپ کا اس سے نکاح کر لینا جائز ہے جبکہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک ایک یا دو چوسنیوں سے بھی حرمت ثابت ہوجاتی ہے مگر یہ مذہب (مذہب امام ابوحنیفہ وامام مالک رحمہما اللہ) دلائل کی رو سے مرجوح ہے، اور درست بات ان حضرات کی ہے جن کا پہلے ذکر ہوا (یعنی امام احمد وامام شافعی رحمہما اللہ کی)۔

صحیح مسلم میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لا تحرم المصة ولا المصتان (صحیح مسلم، کتاب الرضاع، باب فی المصة والمصتان، حدیث: 1450 وسنن النسائی، کتاب النکاح، باب القدر الذی یحرم الرضاعة، حدیث: 3311 وسنن الترمذی، کتاب الرضاع، باب ماجاء لا تحرم المصة ولا المصتان، حدیث: 1150۔)

''ایک یا دو چوسنیاں حرام نہیں کرتی ہیں۔''

ایسے ہی صحیح مسلم میں سیدہ ام الفضل رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، بیان کرتی ہیں کہ "ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: اے اللہ کے رسول! میری بیوی ہے، اس کے ہوتے ہوئے میں نے ایک دوسری عورت سے شادی کی ہے۔ اس کے متعلق میری پہلی بیوی کا دعویٰ ہے کہ اس نے اس دوسری عورت کو ایک یا دو چوسنیاں دودھ پلایا ہے، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

(لَا تُحَرِّمُ الإِمْلَاجَةُ، وَلَا الإِمْلَاجَتَانِ (صحیح مسلم، کتاب الرضاع، باب فی المصة والمصتان، حدیث: 1451 وسنن النسائی، کتاب النکاح، باب القدر الذی یحرم الرضاعة، حدیث: 3308۔

''ایک یا دو بار کا دودھ پلانا حرام نہیں کرتا ہے۔''

اور وہ تعداد جس سے حرمت ثابت ہوتی ہے پانچ رضعات (یعنی پانچ چوسنیاں یا پانچ بار) ہے۔ کیونکہ آپ علیہ السلام نے ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کی بیوی سے فرمایا تھا کہ اپنے خادم (مولیٰ ابی حذیفہ) کو پانچ چوسنیاں دودھ پلا دو تا کہ وہ تیرے سامنے (بے حجاب) آسکے۔ (معروف حدیث ہے کہ) حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک خادم کو ایک مدت سے اپنا لے پالک (متبنّیٰ) بنا یا ہوا تھا، اس وقت متبنّیٰ بنانا جائز تھا۔ جب اس کی حرمت نازل ہوئی تو خاتون نے محسوس کیا کہ شوہر کو اس بچے کا اس کے سامنے آنا ناگوار گزرتا ہے، جبکہ وہ گھر کے کام کاج کے عام کپڑوں میں ہوتی ہے اور وہ سامنے آجاتا ہے۔ تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں اور اپنی یہ مشکل پیش کی، تو آپ نے انہیں اجازت دی کہ ''اسے پانچ رضعات دودھ پلا دے تاکہ وہ تمہارے سامنے آسکے۔'' (مسند احمد بن حنبل: 201/6، حدیث: 25691 صحیح ابن حبان: 27/10، حدیث: 4215۔

نیز صحیح مسلم میں یہ بھی ثابت ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ''ابتدا میں قرآن کریم میں دس معلوم رضعات کا حکم نازل ہوا تھا، جو باعث حرمت ہوتی تھیں، پھر بعد میں ان کو پانچ معلوم رضعات سے منسوخ کر دیا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسم کی وفات ہوئی تو یہ آیات قرآن کریم میں پڑھی جاتی تھیں۔''([1]) جامع ترمذی میں ہے ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو معاملہ ایسے ہی تھا۔'' (صحیح مسلم، کتاب الرضاع، باب التحریم بخمس رضعات، حدیث: 1452 وسنن الترمذی، کتاب الرضاع، باب ماجاء لا تحرم المصة ولا المصتان، حدیث: 1150 وسنن النسائی، کتاب النکاح، باب القدر الذی یحرم الرجاعة، حدیث: 3307۔) یعنی معلوم پانچ رضعات سے حرمت ثابت ہوتی تھی۔

الغرض جب معاملہ یہ ہے کہ دس رضعات کو پانچ رضعات سے منسوخ کر دیا گیا ہے تو آپ کے لیے اس دوشیزہ سے نکاح کر لینا جائز ہے۔

---

[1] امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کے معنی یہ ہیں: "پانچ کی تعداد کا نسخ اتنی تاخیر سے ہوا کہ نبی ﷺ کی وفات کا واقعہ پش آ گیا۔ اور بعض لوگ پھر بھی ان پانچ کی تعداد کو قرآن سمجھ کر تلاوت کرتے رہے، کیونکہ آپ کی وفات کے بالکل قریب ہی ان کی تلاوت کو منسوخ کیا گیا۔" (بلوغ المرام اردو شرح مولانا صفی الرحمن رحمہ اللہ، ج: 734/2، ط دارالسلام)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب